پیشکش

ادارۂ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مطالعہ کی اَہمیت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مطالعہ کی اَہمیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

انسان کا بنیادی فریضہ

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام میں علم اور تحصیلِ علم کی بڑی اَہمیت وفضیلت ہے، علم دینِ اسلام کی حیات اور اس کا سُتون ہے، علم عبادت سے افضل ہے، ایک گھڑی علم حاصل کرنا ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے، علم وہ صدقۂ جاریہ ہے جس سے مرنے کے بعد بھی انسان کو نفع پہنچتا رہتا ہے، علم کی مجالس میں شرکت گویا جنّت کے باغات میں بیٹھنے کے مترادِف ہے، حُصولِ علم اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں اتنا پسندیدہ عمل ہے، کہ اس غرض سے کسی راستے پر چلنے والے کے لیے، اللہ تعالی جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، علم وہ عظیم صفت ہے کہ اس کی بدَولت انسان اَشرف المخلوقات ٹھہرا۔ اور علم حاصل کرنے کے لیے کتابوں کا مطالعہ ایک اہم ذریعہ ہے۔

مطالعۂ کتب اور روحانی وفکری اِرتقاء

حضراتِ محترم! کسی بھی قوم کی تعمیر، ترقی اور روحانی وفکری اِرتقاء میں علم کا اہم ترین عمل دخل ہوتا ہے، جبکہ حصولِ علم کا ایک اہم ذریعہ مطالعۂ کتب ہے۔ وسیع اور دقیق مطالعہ کے بغیر انسان کا ذہن، اِدراک کی اس سطح تک رَسائی نہیں پاسکتا، جہاں سے وہ مفید ومضر، نیز اعلیٰ وادنی کے درمیان فرق جان سکے، دینی مدارس، اسکول، کالجز اور یونیورسٹیز، طالبِ علم کو علم ودانش کی دہلیز پر لاکھڑا کرتے ہیں، لیکن علم کی طلب کا اصل سفر اس کے بعد شروع ہوتا ہے، جو ایک طالبِ علم کو اپنے شَوق اور ذَوقِ مطالعہ سے پورا کرنا ہوتا ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! ربِ کائنات نے انسان کو عقل وشُعور سے نوازا ہے، عقل وشُعور کی نشوونما کے لیے مطالعۂ کتب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جس طرح غذا صحت کے لیے ناگزیر ہے، اسی طرح روحانی اور فکری اِرتقاء کے لیے مطالعہ کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے، جس طرح غذا کے بغیر ہمارا جسم لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے، ویسے ہی مطالعہ کے بغیر انسانی عقل وشُعور پر بھی جُمود وزوال طاری ہو جاتا ہے۔

بزرگانِ دین کا ذَوقِ مطالعہ

حضراتِ گرامی قدر! علم وتحقیق کے اعلی مرتبے پر فائز ہوکر، دنیا سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے والے ہر شخص کی کامیابی کا راز مطالعہ کی کثرت ہے، حصولِ علم اور مطالعہ کے بغیر کسی بھی میدان میں حقیقی کامیابی ممکن نہیں، اس حوالے سے ہمارے سلَف صالحین اور اکابر علمائے امّت کا کردار اپنی مثال آپ ہے، ان حضرات

کا ذَوقِ مطالعہ بے مثال و بے حساب تھا، وہ بھرپور طریقے سے نہ صرف خود مطالعہ کرتے، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے، ان حضرات کے مطالعہ کی عادت بہت پختہ تھی، وہ اپنا وقت اِدھر اُدھر کے فضول کاموں میں گزارنے کے بجائے، شب و روز مطالعۂ کتب میں مصروف رہا کرتے۔

حضرت سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کس قدر کثرت سے مطالعہ فرمایا کرتے، اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے خود اِرشاد فرماتے ہیں کہ "مجھ پر چالیس ۴۰ سال اس حال میں گزرے، کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی"[۱]۔

مشہور محدِّث امام زُہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطالعہ کا اس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے کہ "ہر وقت ان کے ارد گرد کتابوں کا اَنبار لگا رہتا، نیز مطالعہ کرنے میں اس قدر مگن رہتے کہ انہیں آس پاس کی کوئی خبر نہ رہتی، ان کی زوجۂ محترمہ ایک دن کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر ۳ سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں"[۲]۔

حصولِ علم اور ذَوقِ مطالعہ کے حوالے سے "حضرت ابو خازم رحمۃ اللہ تعالی علیہ، امام محمد رحمہ اللہ تعالی کے نواسے سے نقل کرتے ہیں، کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ گھر میں نانا جان کے معمولات کیا تھے؟ میری والدہ نے بتایا، کہ میرے لختِ جگر! اللہ عزوجل کی قسم امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس گھر میں ہوتے، اور ان کے گرد و پیش کتابوں کا ڈھیر ہوا کرتا تھا

---

(١) "جامع بيان العلم وفضله" باب في فضل ...إلخ، ر: ٢٤٢٦، ٢/ ١٢٢٧.

(٢) "وفيات الأعيان" حرف الميم، ر: ٥٦٣- الزهري، ٢/ ٣١٨.

(یعنی ان کا مشغلہ صرف کتب بینی اور مطالعہ و تحریر تھا، دَورانِ مطالعہ) میں نے ان سے کوئی لفظ نہیں سنا، اور اگر بوقتِ ضرورت کوئی بات کرنا چاہتے، تو وہ بھی صرف اَبروؤں اور اُنگلی کے اشارے سے کرلیا کرتے تھے"[1]۔

قاضیٔ حرمین اور مشہور مؤرِّخ حضرت زبیر بن بَکَّار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس قدر زیادہ مطالعہ فرماتے تھے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک بار آپ کی بھانجی نے آپ کی زوجۂ محترمہ سے کہا، کہ ماموں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر ہیں، نہ ہی آپ پر سوکن لائے، اور نہ ہی کسی باندی کی چاہت رکھتے ہیں، اس پر آپ کی زوجۂ محترمہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر تین ۳ سوکنوں سے زیادہ بھاری ہیں[2]۔

مشہور محدِّث امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ حافظے کی دوا کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "کتابوں کا مطالعہ کرتے رہنا، حافظے کی مضبوطی کے لیے بہترین دوا ہے!"[3]۔

امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مطالعہ میں دلچسپی اور اِنہماک کا یہ عالَم تھا، کہ ایک بار کتبِ احادیث میں ایک حدیث شریف کی تلاش میں، اس قدر مستغرق ہوئے کہ گرد وپیش کی کچھ خبر نہ رہی، آپ کے قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا تھا، حدیث

---

(۱) "بُلوغ الأماني في سيرة الإمام محمد بن الحسن الشَّيباني" صـ۷.

(۲) "أخبار الظراف والمتماجنين" الباب الثاني، صـ۱٤۷.

(۳) "جامع بيان العلم وفضله" باب في فضل ...إلخ، ر: ۲٤۱٤، ۲/ ۱۲۲۷.

شریف کی تلاش کے دَوران ایک ایک کھجور اٹھاکر کھاتے رہے، اور اس کی مقدار کی طرف آپ کی بالکل توجہ نہ گئی، یہاں تک کہ سارا ٹوکرا خالی ہو گیا، اور غیر ارادی طور پر اتنی زیادہ کھجوریں کھالینا ہی آپ کی وفات کا سبب بن گیا(۱)۔

حضرت ابنِ عقیل حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھٹی صدی ہجری کے ایک بہت بڑے عالمِ دین تھے، آپ کے ذَوقِ مطالعہ کا یہ عالَم تھا کہ آپ مطالعہ کے لیے اپنا وقت بچانے کی غرض سے، روٹی کے بجائے اس کا چُورہ پانی میں بھگوکر کھالیتے؛ تاکہ توڑ توڑ کر روٹی چبانے میں جو وقت صَرف ہوتا ہے، اسے مطالعہ کے لیے بچایا جاسکے(۲)۔

برادرانِ اسلام! حضرت علّامہ عبد الرحمن ابن جَوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحدیثِ نعمت کے طور پر، اپنا ذَوقِ مطالعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی، جب کسی کتاب پر نظر پڑجاتی، تو ایسا لگتا کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے، اگر میں اپنے مطالعے کے بارے میں حق بیان کرتے ہوئے یہ کہوں، کہ میں نے زمانۂ طالب علمی میں بیس ہزار ۲۰۰۰۰ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے، تو شاید میرا مطالعہ زیادہ ہوگا، مجھے ان کتابوں کے مطالعہ سے اَسلاف

---

(۱) "تذکرۃ المحدثین" وصال، صـ۲۲۶۔

(۲) انظر: "ذیل طبقات الحنابلة" وفیات المئة السادسة، ۱/ ۳۲۵.

کے حالات واَخلاق، ان کا قوّتِ حافظہ، ذَوقِ عبادت اور علومِ نادرہ کا ایسا علم حاصل ہوا، جو ان کتابوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا تھا!""[1]۔

حضرت شیخِ محقق علّامہ عبد الحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطالعہ میں اس قدر مستغرق ہوجاتے کہ "دَورانِ مطالعہ کبھی کبھی سر کے بال اور عمامہ شریف وغیرہ چراغ سے چُھوکر جَل جاتے، لیکن مطالعے میں مگن ہونے کے سبب انہیں پتا نہیں چلتا تھا!""[2]۔

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شَوقِ مطالعہ کا یہ عالَم تھا، کہ اپنے اساتذۂ کرام سے کبھی کوئی کتاب چَوتھائی حصے سے زیادہ نہ پڑھی، بلکہ چَوتھائی کتاب اساتذہ صاحبان سے پڑھنے کے بعد، بقیہ ساری کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ فرمالیتے، بلکہ اسے یاد کرکے سنا بھی دیتے تھے[3]، آپ کے ذَوقِ علمی کا مزید اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عربی زبان پر مشتمل "العقود الدُرّیہ" جیسی مشہور اور ضخیم کتاب، صرف ایک رات میں مطالعہ فرما لی۔

---

(۱) "صَيد الخاطر" هِمم القدماء من العلماء، ر: ١٤٨٣، صـ٤٥٤.

(۲) دیکھیے: "اَشِعۃ اللمعات" (اردو) مقدّمہ، ۱/۷۳۔

(۳) دیکھیے: "حیاتِ اعلی حضرت" تعلیم، ۱/۱۱۴۔

مطالعہ کے ظاہری و باطنی فوائد

عزیزانِ محترم! علم حاصل کرنے کے لیے، مطالعہ ایک بہترین ذریعہ ہے، اس کی اَہمیت واِفادیت اس قدر زیادہ ہے، کہ اسے کماحقہ بیان نہیں کیا جاسکتا، مطالعہ کی برکت سے انسانی عقل وشُعور میں اضافہ ہوتا ہے، حیاتِ فانی میں عزّت، اور حیاتِ دَوامی میں اَبدی سُکون نصیب ہوتا ہے، مطالعہ کی عادت انسان کو غم اور بے چینی سے نَجات دیتی ہے، سستی اور کاہلی قریب نہیں آتی، اس کے سبب انسان کی تحریری صلاحیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے، انسان کی گفتگو میں شائستگی اور تہذیب کا رنگ جھلکتا ہے، مطالعۂ کتب ذہنی تناؤ میں کمی لاکر انسان کے دماغ کو پُرسکون بناتا ہے، انسان کی قوّتِ فیصلہ اور اِدراک کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے، فضول، لغو اور بے جا اُمور سے نَجات ملتی ہے، قلبی وذہنی پاکیزگی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے، غور وفکر اور تخیّلات میں وُسعت آتی ہے۔

میرے بھائیو! مطالعہ انسان کو فَصاحت وبلاغت عطا کرتا ہے، اس کی بدَولت انسان بلند خیالی اور بصیرت کی صفت سے آراستہ ہوتا ہے، مطالعہ انسان کو اپنی ذات سے رُوشناس کراتا اور حصولِ علم کی جانب مائل کرتا ہے، دنیا بھر کے نت نئے اُمور سے آگاہی بخشتا ہے، دلچسپ نِکات اور حیرت میں ڈالنے والے حقائق بتاکر، دل ودماغ کو فرحَت بخشتا ہے، لیکن افسوس کہ آج مطالعہ کا ذَوق وشَوق ناپید ہوتا جا رہا ہے، اس کے سبب ہمارے مُعاشرے میں جہالت عام ہو رہی ہے، بدامنی وبے چینی میں اضافہ ہورہا ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، ظلم وزیادتی اور ناانصافی

جیسی برائیاں، ہمارے اَخلاقیات کا جنازہ نکال رہی ہیں، جس کے سبب دنیا بھر میں جرائم کی شرح خطرناک حد تک بڑھتی جارہی ہے!!۔

اُمّتِ مسلمہ کے زوال کا ایک بنیادی سبب

میرے دوستو، بزرگو اور بھائیو! جس مُعاشرہ سے مطالعہ کا ذَوق اور دلچسپی ختم ہوجائے، وہاں علم کی راہیں مَسدود ہوجاتی ہیں، اور مغلوبیت ان کا مقدّر ٹھہرتی ہے، آج امّتِ مسلمہ کا زوال اس کی واضح مثال ہے، جیسے جیسے ہم لوگ علم کی چاشنی سے محروم ہوتے گئے، ذِلّت ورُسوائی ہمارا مقدّر بنتی چلی گئی۔

حصولِ علم اور مطالعہ کے جدید ذرائع

حضراتِ گرامی قدر! موجودہ دَور سائنس، ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کا دَور ہے، ماضی کی بہ نسبت آج حصولِ علم اور مطالعہ کے بہت سے ذرائع ہر شخص کی دَسترس میں ہیں، آج آپ کسی بھی موضوع پر کوئی دینی یا سائنسی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیں، یا کسی جدید تحقیق سے آگاہی چاہتے ہوں، تو انٹرنیٹ کے ذریعے باآسانی تلاش کرکے پڑھ سکتے ہیں، یا بالکل مفت ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے اپنے کمپیوٹر (Computer) میں محفوظ بھی کرسکتے ہیں، لیکن اتنی زیادہ سہولیات کے باوجود ہماری اکثریت اپنے علم میں اضافے کے لیے، کسی اچھی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بجائے، فلمیں ڈرامے اور سوشل میڈیا پر فحاشی وبے حیائی پر مبنی ویڈیوز (Videos) دیکھنے میں، اپنا قیمتی ترین وقت ضائع کررہی ہے، طلباء تو رہے ایک طرف، اساتذۂ کرام (Teachers) جنہیں روحانی باپ کا درجہ حاصل ہے، آجکل وہ بھی کلاس

روم (Class Room) میں "مطالعہ کی اَہمیت" پر لیکچر (Lecture) دینے کے بجائے، ویڈیو گیمز (Video Games) کھیلنے میں مصروف دکھائی دیتے ہیں، اور مطالعہ کی عادت نہ ہونے کے سبب، ہماری معلومات کا دائرہ اس قدر محدود ہو چکا ہے، کہ آج ہم اپنے مقصدِ تخلیق سے بھی ناواقف ہوتے جارہے ہیں۔

مطالعہ کا ذَوق ناپید ہونے کی بعض وُجوہ

میرے بھائیو! مطالعہ کا ذَوق ناپید ہونے کی متعدّد وُجوہ ہیں، جن میں سے ایک اَہم سبب مُعاشرے میں رُونما ہونے والی وہ تبدیلی ہے، جس کے باعث ہر شخص پر کم وقت اور کم محنت میں، زیادہ سے زیادہ دَولت کمانے کی دُھن سوار ہے۔ یوٹیوب (Youtube) اور ٹک ٹاک (Tiktok) جیسے فضول اور لایعنی اُمور میں مصروف طلباء وطالبات نے، جنرل نالج (General Knowledge) کو چھوڑ کر خود کو صرف نصابی کتب اور ان کے نوٹس تک محدود کرلیا ہے۔ سرکاری اسکولوں میں لائبریریز (Libraries) کا نام ونشان تک نہیں رہا۔ کالجز (Collage) اور یونیورسٹیز (Universities) کو مناسب لائبریری فنڈز (Library Funds) جاری نہیں کیے جاتے، اور اگر فنڈز جاری ہو بھی جائیں، تو کرپشن (Corruption) کی نذر ہوجاتے ہیں، اچھے خاصے پڑھے لکھے اور محققانہ صلاحیت کے حامل افراد بھی، اب اپنا قیمتی وقت مطالعہ میں صرف کرنے کے بجائے، سوشل میڈیا پر منفی سرگرمیوں میں ضائع کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

عزیزانِ محترم! ہماری وزارتِ تعلیم بھی اس سلسلے میں کوئی ٹھوس جامع منصوبہ بندی اور حکمتِ عملی اپناتی نظر نہیں آتی، یہی وجہ ہے کہ ہماری جامعات سے ڈگری ہولڈر طلباء تو نکل رہے ہیں، لیکن ان میں تعلیم یافتہ افراد پیدا نہیں ہو رہے۔ البتہ دینی مدارس کا حال قدرے بہتر ہے، وہاں مفید کتب پر مشتمل بڑی بڑی لائبریریز (Libraries) موجود ہیں، وہاں طلباء میں مطالعہ کا رجحان بھی کافی حد تک پایا جاتا ہے، عموماً آدھی آدھی رات تک طلباء پڑھتے دکھائی دیتے ہیں، ان طلباء کا جنرل نالج (General Knowledge) ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں یورپی ممالک میں آج بھی کتاب سے دوستی، اور اس سے محبت برقرار ہے، یہی وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ ضروری کتب اور ان کا مطالعہ کرنے والے آج بھی ہر گھر میں موجود ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کتاب ان کی ضروریاتِ زندگی میں سے ہے، جبکہ ہمارے ہاں گھریلو لائبریری کا تصوّر ہی مفقود ہوتا چلا جا رہا ہے۔

مطالعہ کا ذَوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضراتِ گرامی قدر! کتاب سے دوستی کو اپنے آپ پر لازم کیجیے، اس کی دوستی ہمیں ہمیشہ نفع ہی دے گی، نقصان کبھی نہیں دے گی، حضرت عبد اللہ بن عبد

العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے کہ "میں نے قبر سے زیادہ واعظ، کتاب سے زیادہ دلچسپ دوست، اور تنہائی سے زیادہ بے ضرر ساتھی کسی کو نہیں دیکھا!"[1]۔

اگر ہم "کتاب دوستی" کے ذریعے مطالعہ کی عادت بنانا چاہتے ہیں، تو سب سے پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے، کہ جو کتاب ہم پڑھنے کے لیے منتخب کر رہے ہیں، اس کے پڑھنے کا عمل نہایت ہی دلچسپ ہو؛ کیونکہ اگر آپ کوئی بہت ہی مشکل کتاب لے کر بیٹھے ہیں، یا بامرِ مجبوری مطالعہ کر رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صرف ایک فارمیلٹی (Formality) پوری کر رہے ہیں، ایسا کرنے سے تو بہتر ہے کہ آپ مطالعہ کے چکر سے نکلیں، اور کسی ایسے کام میں لگ جائیں جو آپ واقعی کرنا چاہتے ہیں، اپنے اندر مطالعہ کی عادت کو راسخ اور پختہ کرنے کی غرض سے، سب سے پہلے اپنے فارغ اوقات میں سے مطالعہ کے لیے کوئی ایک خاص وقت متعیّن کریں، اور اس متعیّن وقت میں روزانہ ہر حال میں مطالعہ کو یقینی بنائیں۔

عزیزانِ من! آپ جہاں بھی جائیں، ہمیشہ اپنے ساتھ ایک کتاب ضرور رکھیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر آپ کو وہاں کسی کا انتظار کرنا پڑ جائے، تو آپ کتاب نکالیں اور پڑھنا شروع کر دیں، علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ انتظار کے لمحات بھی باآسانی گزر جائیں گے۔

---

(١) "جامع بيان العلم وفضله" باب في فضل ...إلخ، ر: ٢٤٢٥، ٢/ ١٢٢٧.

حضراتِ محترم! گھر میں کوئی ایسی پُر سکون جگہ تلاش کریں، جہاں آپ انتہائی اطمینان اور بغیر کسی کی دَخل اندازی کے کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ رفتہ رفتہ اپنے مطالعہ کا دَورانیہ بڑھاتے جائیں، مطالعہ کا دَورانیہ بڑھانے کے لیے ٹی وی (TV) اور انٹرنیٹ (Internet) کا استعمال کم سے کم کریں! کیونکہ ہر وہ منٹ جو آپ ٹی وی یا انٹرنیٹ سے بچالیں گے، وہ مطالعہ میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ نیز اپنا ایک ہدف مقرّر کریں کہ سال بھر میں اتنی کتابیں پڑھنی ہیں، اور پھر اس ہدف کو مکمل کرنے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں، اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مطالعہ سے آپ کو ذہنی سُکون مل رہا ہو، اور کتاب پڑھنے میں مزا آرہا ہو؛ کیونکہ ہدف پورا کرنے کے چکر میں بوجھ سمجھ کر مطالعہ کرنا کوئی خاص مفید نہیں ہو گا۔

میرے محترم بھائیو! اگر ہم اپنی نسلِ نو میں واقعی مطالعہ کا شَوق وذَوق پیدا کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم خود کو مطالعہ کا عادی بنائیں، اور اپنے بچوں میں بھی مطالعہ کا شَوق پیدا کریں، انہیں اپنے شہر میں واقع کتب خانوں کی سَیر کرائیں، وہاں کچھ دیر رُک کر مطالعہ کریں، اور انہیں وہاں سے کتاب جاری کروانے کے طریقے سے آگاہ کریں۔ اپنے گھروں اور دفاتر میں چھوٹی چھوٹی لائبریریاں قائم کریں، اور مطالعہ کرنے والے بچوں اور اسٹاف ممبران کی، مختلف انداز سے حَوصلہ افزائی کریں، علمائے دین اور اسکول ٹیچرز (School Teachers) بھی اپنے طلباء وطالبات کو مطالعہ کی ترغیب دیں، اور اس کی اَہمیت واِفادیت پر روشنی ڈالتے رہیں۔

مطالعہ کے ضروری آداب

عزیزانِ محترم! آج انسانیت کا ایک سنگین مسئلہ ذہنی انتشار، خلفشار اور بے چینی ہے، جس کے سبب انسان بہت سارے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوچکا ہے، جبکہ ماہرینِ نفسیات کے مطابق اچھی اور مفید کتابوں کا مطالعہ بھی، انسان کو ان امراض سے نَجات دلاسکتا ہے، لہٰذا بہر صورت مطالعہ کی عادت کو اپنائیے۔

اچھی اور مفید کتب کے مطالعہ سے انسان کو ذہنی سکون اور اطمینان جیسی عظیم نعمتیں حاصل ہوسکتی ہیں، لہٰذا ہمیشہ عمدہ، مفید اور اچھی کتابیں ہی پڑھا کریں، فحش اور ایمان سوز کتب کا مطالعہ ہرگز نہ کریں؛ کیونکہ مطالعہ کے لیے کسی غلط کتاب کا انتخاب، آپ کی دنیا وآخرت میں تباہی کا سبب بن سکتا ہے! کتاب کے انتخاب کے لیے اپنے اساتذہ یا کسی عالمِ دین سے مشورہ زیادہ مفید رہے گا؛ کیونکہ اگر ہر دینی کتاب کا مطالعہ مفید ہوتا، تو رسولِ اکرم ﷺ سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "تورات" کے مطالعہ سے ہرگز منع نہ فرماتے۔

عزیزانِ مَن! مطالعہ شروع کرنے سے پہلے، اللہ رب العالمین کی حمد وثناء کیجیے، اس کے بعد کم از کم تین ۳ بار دُرود شریف ضرور پڑھیں، مطالعہ اس وقت کریں جب آپ کا ذہن بالکل تَر و تازہ ہو، بوقتِ مطالعہ تھکن کے آثار یا نیند کا غلبہ ہرگز نہ ہو، لیٹ کر مطالعہ کرنے سے گریز کریں؛ کہ ایسا کرنا آپ کی آنکھوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی چیز کو زبانی یاد کرنا مقصود ہو تو اُسے بار بار پڑھیں، جس چیز کا مطالعہ کریں اسے خوب سمجھ کر پڑھیں، اس کے باوجود اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے، تو

علمائے کرام اور اہلِ علم حضرات سے پوچھ لیجیے، کہ اللہ رب العزّت نے ہمیں اس کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو"۔

حضراتِ ذی وقار! شرعی اَحکام کے عین مطابق اچھی کتب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ، حاصلِ مطالعہ کو ذہن نشین کرنے کی تدبیر بھی بے حد ضروری اور مفید ہے، علم ومعلومات کی مثال ایک شکار کی سی ہے، لہٰذا اسے فوراً قابو (محفوظ) کرنا چاہیے، حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «قَيِّدُوا الْعِلْمَ» "علم کو محفوظ کر لیا کرو"، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے محفوظ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْكِتَابُ»[2] "اسے لکھ لیا کرو!"۔

لہٰذا مطالعہ کے دَوران کاغذ قلم لے کر خاص خاص باتوں کو نوٹ کرنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، ورنہ بعد میں جب اُن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ نہیں ملتیں، یا تو سرے سے بات ہی ذہن سے نکل جاتی ہے، یا بات تو یاد رہتی ہے، لیکن اس کا حوالہ ذہن سے نکل جاتا ہے، اس کا سادہ سا حل یہ ہے، کہ دَورانِ مطالعہ ہر وہ بات

---

(١) پ ١٧، الأنبياء: ٧.

(٢) "المَدخل إلى السنن الكبرى" باب من رخص ...إلخ، ر: ٧٦٣، صـ٤١٧.

یا مسئلہ جو آپ کو بہت اہم محسوس ہو، اور آپ سمجھتے ہوں کہ اس مسئلہ کو دیکھنے کی دوبارہ ضرورت پڑے گی، تو ایسے مقامات پر نشان لگا لیا کریں، اور کتاب کی پُشت پر موجود سادہ اَوراق پر، ان نِکات کو صفحہ نمبرز کے ساتھ محفوظ کر لیا کریں۔

مطالعہ کا مقصد اللہ عزّوجلّ کی رضا، اور اس کے دین کی خدمت ہونا چاہیے، دوسروں پر رُعب ڈالنے یا دَھاک بٹھانے کی غرض سے ہرگز مطالعہ نہ کریں، حدیثِ پاک میں اس کی مُمانعت بیان فرمائی گئی ہے، جیسا کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ طَلَبَ العِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ العُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ»(۱) "جس نے اس لیے علم حاصل کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے گا، یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا، تو اللہ رب العالمین اسے جہنم میں داخل فرمائے گا"۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے، کہ خالصۃً اپنی رضا کے لیے علم حاصل کرنے اور مطالعہ کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین!۔

---

(۱) "سنن الترمذي" باب فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ر: ٢٦٥٤، صـ٦٠٣.

دعا

اے اللہ! ہمارے علم وعمل میں اضافہ فرما، ہمیں زیادہ سے زیادہ دینی مطالعہ کرنے کی سعادت اور ذَوق وشَوق عطا فرما، ہمیں علمِ نافع عطا فرما، حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ اور تعلیمات پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر

دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.